بسنت کی ابتداء کیسے ہوئی؟

پڑھتا جا...... شرماتا جا !!!

تحریر: جناب حکیم افتخار یوسف زئی ۔ تحصیل روڈ جہلم

بسنت منانے والے یہ جواز پیش کرتے ہیں کہ جب موسم سرما رخصت ہو رہا ہوتا ہے اور بہار کی آمد ہوتی ہے تو یہ تہوار منایا جاتا ہے، جبکہ تاریخی حقائق یہ ہیں۔

سکھ مورخ ڈاکٹر بی، ایس نجار (پنجابی) نے اپنی کتاب "پنجاب میں آخری مغل دور حکومت" میں لکھا ہے کہ ۱۷۰۷ء تا ۱۷۵۹ء زکریا خان پنجاب کا گورنر تھا۔ حقیقت رائے سیالکوٹ کے ایک کھتری باکھ مل پوری کا بیٹا تھا۔ اس نے پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ اور ان کی بیٹی حضرت فاطمہ الزہراءؓ کی شان اقدس میں نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اس جرم پر حقیقت رائے کو قاضیٔ وقت نے موت کی سزا دی۔ گورنر زکریا خان نے بڑے بڑے ہندو مہاشے اور سرکردہ لوگوں کی اپیل کو رد کر دیا۔ اور گستاخِ رسولؐ بدبخت حقیقت رائے کو ۱۷۴۷ء میں موت کی سزا دیدی گئی۔

ہندوؤں کے نزدیک حقیقت رائے نے ہندو دھرم کے لئے قربانی دی۔ اس لئے انھوں نے پیلی (بسنتی) پگڑیاں اور عورتوں نے پیلی ساڑھیاں پہنیں۔ اور اس کی مڑھی پر پیلا رنگ بکھیر دیا۔ بعد میں ایک ہندو کالورام نے اس مڑھی پر ایک مندر تعمیر کروایا۔ جس دن حقیقت رائے کو موت کی سزا دی گئی اس دن کو پیلے رنگ کی مناسبت سے "بسنت" کا نام دیا گیا۔ اور اس دن ملحقہ میدان میں پتنگ بازی بھی ہوئی اور حقیقت رائے کی یاد تازہ رکھنے کیلئے یہ بسنت ہندو تہوار کے طور پر ہر سال منانے کا سلسلہ قائم ہوا۔ جو بھارت میں تو معمولی انداز میں منایا جاتا ہے مگر یہاں بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ پتنگ بازی اور دیگر ہر قسم کی لغویات اور بیہودگی کا مظاہرہ کئی کئی دنوں تک شب و روز جاری رہتا ہے۔ جس میں ہمارے ذرائع ابلاغ بھر پور رنگینی اور فحاشی کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

حقیقت رائے کی یہ مڑھی باغبانپورہ میں قبرستان کے ساتھ "باوے دی مڑھی" کے نام سے مشہور ہے ہندو سکھ زائرین بسنت کے موقع پر اب تک "باوے دی مڑھی" پر حاضری دیتے اور منتیں مانتے ہیں۔

بسنت کا تہوار ہرگز ہرگز کوئی موسمی تہوار نہیں ہے۔ ہندو اسے بطور "یادگار حقیقت رائے" مناتے ہیں۔ مسرفانہ ذہنیت کے مسلمان عوام کو فریب دے رہے ہیں... حالانکہ یہ خالصتاً ہندو تہوار ہے اور مسلمانوں کو اس بات کا احساس تک نہیں کہ یہ گستاخِ رسولؐ کی یاد میں منائے جانے والے تہوار پر کروڑوں روپیہ لٹا کر اور جانی نقصان اٹھا کر ہر سال آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی ہی نہیں گناہ عظیم کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں۔ ان ہی باتوں کی بدولت اللہ کا قہر نازل ہو رہا ہے۔ اللہ ہمیں جذبۂ صادق اور چشم بینا عطاء کرے۔ آمین۔